سُنن ابنِ ماجہ شریف مترجم

جلد سوم

تألیف

حافظ أبی عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

7231788-7211788

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: ــــــــ سُنن ابنِ ماجہ شریف مترجم

تالیف: ــــــــ حافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: ــــــــ مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

طابع: ــــــــ خالد مقبول

مطبع: ــــــــ افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

Presented by www.ziaraat.com

أُعَلِّمَکِ اِنَّهُ لَا یَنْبَغِیْ لَکِ اَنْ تَسْأَلِیْ بِهٖ شَیْئًا مِنَ الدُّنْیَا: قَالَتْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ اللّٰهَ وَ اَدْعُوْکَ الرَّحْمٰنَ وَ اَدْعُوْکَ الْبَرَّ الرَّحِیْمَ.

وَاَدْعُوْکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی کُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ قَالَتْ فَاسْتَضْحَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُ لَفِی الْاَسْمَاءِ الَّتِیْ دَعَوْتِ بِهَا.

موزوں نہیں' اس لیے کہ مناسب نہیں کہ تم اسم کے ذریعہ دنیا کی کوئی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں اس پر میں کھڑی ہوئی' وضو کیا اور دو رکعات ادا کیں۔ پھر میں نے دعا مانگی: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ اللّٰهَ وَ اَدْعُوْکَ....)) کہا: ((مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ)) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا: وہ اسم انہیں اسماء میں سے ہے' جن سے تم نے (ابھی) دعا مانگی۔

خلاصۃ الباب ☆ ۳۸۵۵: احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے بعض وہ ہیں جن کو اس لحاظ سے خاص عظمت و امتیاز حاصل ہے کہ جب ان کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبولیت کی زیادہ امید کی جا سکتی ہے ان اسماء کو حدیث میں ''اسم اعظم'' کہا گیا ہے لیکن صفائی اور صراحت کے ساتھ ان کو متعین نہیں کیا گیا ہے بلکہ کسی درجہ میں مبہم رکھا گیا ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ لیلۃ القدر کو اور جمعہ کے دن قبولیت دعا کے خاص وقت کو مبہم رکھا گیا ہے احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک ہی اسم پاک ''اسم اعظم'' نہیں جیسا کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں بلکہ متعدد اسماء حسنیٰ کو ''اسم اعظم'' کہا گیا ہے ان میں سے ''الہ'' بھی اسم اعظم ہے اور ذوالجلال والاکرام اور حنان و منان اور لفظ اللہ اور برالرحیم بھی ہیں اور باب کی احادیث سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کو اللہ تعالیٰ نے اس نوع کے علوم و معارف سے خاص طور پر نوازا ہے انہوں نے ان احادیث سے یہی سمجھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۰: بَابُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: اللہ عزوجل کے اسماء کا بیان

۳۸۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۳۸۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں۔ جو انہیں یاد کر لے (سمجھ کر اور اس کے مطابق اعتقاد بھی رکھے) وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۳۸۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْعَانِیُّ ثَنَا اَبُو الْمُنْذِرِ زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّیْمِیُّ ثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۸۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ ایک کم سو۔ اللہ تعالیٰ طاق ہیں' طاق کو پسند فرماتے ہیں جو ان ناموں کو محفوظ کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ

Presented by www.ziaraat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ اِسْمًا : مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا اِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ هِيَ اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ' الْاَوَّلُ 'الْاٰخِرُ 'الظَّاهِرُ 'الْبَاطِنُ 'الْخَالِقُ 'السَّلَامُ 'الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ 'الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْعَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْبَارُّ الْمُتَعَالِ الْجَلِيْلُ الْجَمِيْلُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْقَادِرُ الْقَاهِرُ الْعَلِيُّ الْحَكِيْمُ الْقَرِيْبُ الْمُجِيْبُ الْغَنِيُّ 'الْوَهَّابُ 'الْوَدُوْدُ الشَّكُوْرُ الْمَاجِدُ الْوَاجِدُ الْوَالِيُّ الرَّاشِدُ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ التَّوَّابُ الرَّبُّ الْمَجِيْدُ الْوَلِيُّ الشَّهِيْدُ الْمُبِيْنُ الْبُرْهَانُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْبَاعِثُ الْوَارِثُ الْقَوِيُّ الشَّدِيْدُ الضَّارُّ النَّافِعُ الْبَاقِي الْوَاقِي الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ الْمُقْسِطُ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ الْقَائِمُ الدَّائِمُ الْحَافِظُ الْوَكِيْلُ الْفَاطِرُ السَّامِعُ الْمُعْطِي الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْمَانِعُ الْجَامِعُ الْهَادِي الْكَافِي الْاَبَدُ الْعَالِمُ الصَّادِقُ النُّوْرُ الْمُنِيْرُ التَّامُّ الْقَدِيْمُ الْوِتْرُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.

قَالَ زُهَيْرٌ فَبَلَغَنَا مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اَوَّلَهَا يُفْتَحُ بِقَوْلِ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى .

اسماء یہ ہیں: اَللّٰہُ' یہ نام اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے مخصوص ہے۔ غیر اللہ پر اس کا اطلاق نہیں ہوسکتا' نہ حقیقتاً نہ مجازاً۔ اس ذاتی نام کو چھوڑ کر باقی جتنے نام ہیں وہ سب صفاتی نام ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی صفت ہی کے اعتبار سے ہیں۔ اَلْوَاحِدُ'ایک۔ کوئی اُس کا شریک نہیں۔ اَلصَّمَدُ'سردار' کامل جو سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج۔ یعنی ذات و صفات کے اعتبار سے ایسا کامل مطلق کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اُس کے محتاج ہیں۔ اَلْاَوَّلُ'سب سے پہلا یعنی اس سے پہلے کوئی موجود نہ تھا۔ اَلْاٰخِرُ 'سب سے پچھلا۔ یعنی جب کوئی نہ رہے وہ موجود رہے گا۔ اَلظَّاهِرُ' آشکارا' ہر چیز کا وجود ظہور اللہ تعالیٰ کے وجود سے ہے' لہٰذا کائنات کی ہر ہر چیز اور ہر ہر ذرّہ اس کی ہستی اور وجود پر روشن دلیل ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ خوب ظاہر ہے۔ اس کا ایک مطلب غالب بھی ہے یعنی وہ ایسا غلبہ والا ہے کہ اس سے اوپر کوئی قوت نہیں ہے۔ اَلْبَاطِنُ' پوشیدہ۔ اس کی ذات کی کنہ اور اس کی صفات کے حقائق تک عقل کی رسائی نہیں ہے۔ کسی ایک صفت کا احاطہ بھی کوئی نہیں کرسکتا۔ نہ اپنی رائے سے اس کی کچھ کیفیت بیان کرسکتا ہے لہٰذا اس اعتبار سے اس سے زیادہ کوئی پوشیدہ نہیں ہے۔ نیز وہ ایسا چھپا ہے کہ اس سے پرے کوئی جگہ نہیں جہاں اس کی آنکھ سے اوجھل ہوکر پناہ مل سکے۔ اَلْخَالِقُ' مشیت اور حکمت کے مطابق ٹھیک اندازہ کرنے والا اور اس اندازہ کے مطابق پیدا کرنے والا۔ اس نے ہر چیز کی ایک خاص مقدار مقرر کردی۔ کسی کو چھوٹا اور کسی کو بڑا اور کسی کو انسان اور کسی کو حیوان' کسی کو پہاڑ اور کسی کو پتھر اور کسی کو مکھی اور کسی کو مچھر غرض ہر ایک کی ایک خاص مقدار مقرر کردی ہے۔ اَلْبَارِیْ' بلا کسی اصل کے اور بلا کسی خلل کے پیدا کرنے والا۔ اَلْمُصَوِّرُ' طرح طرح کی صورتیں بنانے والا کہ ہر صورت دوسری صورت سے جدا اور ممتاز ہے۔ اَلْمَلِکُ' بادشاہِ حقیقی اپنی تدبیر اور تصرف

Presented by www.ziaraat.com

میں مختارِ مطلق۔ الحق‘ ثابت اور برحق۔ اس کی خدائی اور شہنشائی حق ہے اور حقیقی ہے۔ اس کے سوا سب غیر حقیقی اور ہیچ ہے۔ السَّلامُ ‘ آفتوں اور عیبوں سے سالم اور سلامتی کا عطا کرنے والا۔ المُؤْمِنُ ‘ مخلوق کو آفتوں سے امن دینے والا اور امن کے سامان پیدا کرنے والا۔ المُهَيمِنُ ‘ ہر چیز کا نگہبان۔ العَزِيزُ ‘ عزت والا اور غلبہ والا۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس پر غلبہ پا سکتا ہے۔ الجَبَّارُ ‘ جبر اور قہر والا۔ ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا اور بگڑے ہوئے کا درست کرنے والا۔ المُتَكَبِّرُ ‘ انتہائی بلند اور برتر‘ جس کے سامنے سب حقیر ہیں۔ الرَّحْمٰنُ ‘ نہایت رحم والا۔ الرَّحِيمُ ‘ بڑا مہربان۔ اللَّطِيفُ ‘ باریک بین یعنی ایسی خفی اور باریک چیزوں کا ادارک کرنے والا جہاں نگاہیں نہیں پہنچ سکتیں۔ بڑا لطف و کرم کرنے والا بھی ہے۔ الخَبِيرُ ‘ بڑا آگاہ اور باخبر ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز موجود ہو اور اللہ کو اس کی خبر نہ ہو۔ السَّمِيعُ ‘ سب کچھ سننے والا۔ البَصِيرُ ‘ سب کچھ دیکھنے والا۔ العَلِيمُ ‘ بہت جاننے والا۔ جس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہو سکتی۔ اس کا علم تمام کائنات کے ظاہر اور باطن کو محیط ہے۔ العَظِيمُ ‘ بہت عظمت والا۔ البَارُّ ‘ بڑا اچھا سلوک کرنے والا۔ المُتَعَالِ ‘ بہت بلند۔ الجَلِيلُ ‘ بزرگ قدر۔ الجَمِيلُ ‘ بہت جمال والا۔ الحَيُّ ‘ بذاتِ خود زندہ اور قائم بالذات جس کی ذات قائم ہو‘ جس کی حیات کو کبھی زوال نہیں۔ القَيُّومُ ‘ کائناتِ عالم کی ذات وصفات کا قائم رکھنے والا اور تھامنے والا۔ القَادِرُ ‘ قدرت والا۔ اسے اپنے کام میں کسی آلہ کی بھی ضرورت نہیں اور وہ عجز اور لاچارگی سے پاک اور منزّہ ہے۔ القَاهِرُ ‘ غلبہ والا۔ العَلِيُّ ‘ بہت بلند و برتر کہ اس سے اوپر کسی کا مرتبہ نہیں۔ الحَكِيمُ ‘ بڑی حکمتوں والا۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر چیز کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ القَرِيبُ ‘ بہت قریب۔ المُجِيبُ ‘ دعاؤں کا قبول کرنے والا اور بندوں کی پکار کا جواب دینے والا۔ الغَنِيُّ ‘ بڑا بے نیاز اور بے پرواہ۔ اسے کسی کی حاجت نہیں اور کوئی بھی اُس سے مستغنی نہیں۔ الوَهَّابُ ‘ بغیر غرض کے اور بغیر عوض کے خوب دینے والا۔ بندہ بھی کچھ بخشش کرتا ہے مگر اس کی بخشش ناقص اور ناتمام ہے کیونکہ بندہ کسی کو کچھ روپیہ پیسہ دے سکتا ہے مگر صحت اور عافیت نہیں دے سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش میں سب کچھ ہی داخل ہے۔ الوَدُودُ ‘ بڑا محبت کرنے والا۔ یعنی بندوں کی خوب رعایت کرنے والا اور ان پر خوب انعام کرنے والا۔ الشَّكُورُ ‘ بہت قدردان۔ المَاجِدُ ‘ بڑی بزرگی والا‘ بزرگ مطلق۔ الوَاجِدُ ‘ غنی اور بے پرواہ کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں یا یہ معنی کہ اپنی مراد کو پانے والا‘ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ الوَالِي ‘ کارساز اور مالک اور تمام کاموں کا متولی اور منتظم۔ الرَّاشِدُ ‘ راہ راست پر لانے والا۔ العَفُوُّ ‘ بہت معاف کرنے والا۔ الغَفُورُ ‘ بہت بخشنے والا۔ الحَلِيمُ ‘ بڑا ہی بردبار۔ اسی لیے علانیہ نافرمانی بھی اس کو مجرمین کی فوری سزا پر آمادہ نہیں کرتی اور گناہوں کی وجہ سے وہ رزق بھی نہیں روکتا۔ الكَرِيمُ ‘ بہت مہربان۔ التَّوَّابُ ‘ توبہ قبول کرنے والا۔ الرَّبُّ ‘ پروردگار۔ المَجِيدُ ‘ بڑا بزرگ۔ وہ اپنی ذات اور صفات اور افعال میں بزرگ ہے۔ الوَلِيُّ ‘ مددگار اور دوست رکھنے والا یعنی اہل ایمان کا محبّ اور ناصر۔ الشَّهِيدُ ‘ حاضر و ناظر اور

Presented by www.ziaraat.com

ظاہر و باطن پر مطلع اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو علیم کہتے ہیں۔ اَلْمُبِیْنُ' حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ اَلْبُرْهَانُ' دلیل۔ اَلرَّؤُفُ' بڑا ہی مہربان' جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ اَلرَّحِیْمُ' بے حد مہربان۔ اَلْمُبْدِئُ' پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ اَلْمُعِیْدُ' دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اُسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے گا۔ اَلْبَاعِثُ' مُردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اُٹھانے والا اور سوتے ہوؤں کو جگانے والا۔ اَلْوَارِثُ' تمام موجودات کے فنا ہو جانے کے بعد موجود رہنے والا۔ سب کا وارث اور مالک جب سارا عالم فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا تو وہ خود ہی فرمائے گا ﴿لِمَنِ الْمُلْکُ الْيَوْمَ﴾ ''آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟'' اور خود ہی جواب دے گا۔ ﴿لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ'' ''ایک قہار اللہ کی''۔ اَلْقَوِیُّ' بہت زور آور۔ اَلشَّدِیْدُ' سخت۔ اَلضَّارُّ' اَلنَّافِعُ' ضرر پہنچانے والا۔ نفع پہنچانے والا یعنی نفع اور ضرر سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ خیر اور شر اور نفع و ضرر سب اس کی طرف سے ہے۔ اَلْبَاقِی' ہمیشہ باقی رہنے والا۔ یعنی دائم الوجود جس کو کبھی فنا نہیں اور اس کے وجود کی کوئی انتہاء نہیں۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ ماضی کے اعتبار سے وہ قدیم ہے اور مستقبل کے لحاظ سے وہ باقی ہے۔ ورنہ اس کی ذات کے لحاظ سے وہاں نہ ماضی ہے اور نہ مستقبل ہے اور وہ بذات خود باقی ہے۔ اَلْوَاقِی' بچانے والا۔ اَلْخَافِضُ' اَلرَّافِعُ' پست کرنے والا اور بلند کرنے والا۔ وہ جس کو چاہے پست کرے اور جس کو چاہے بلند کرے۔ اَلْقَابِضُ' تنگی کرنے والا۔ اَلْبَاسِطُ' فراخی کرنے والا۔ یعنی حسی اور معنوی رزق کی تنگی اور فراخی سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ کسی پر رزق کو فراخ کیا اور کسی پر تنگ کیا۔ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ' عزت دینے والا اور ذلت دینے والا۔ وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اَلْمُقْسِطُ' عدل و انصاف قائم کرنے والا۔ اَلرَّزَّاقُ' بہت بڑا روزی دینے والا اور روزی کا پیدا کرنے والا۔ رزق اور مرزوق سب اسی کی مخلوق ہے۔ ذُوالْقُوَّةِ' قوت والا۔ اَلْمَتِیْنُ' شدید قوت والا جس میں ضعف' اضمحلال اور کمزوری کا امکان نہیں اور اس کی قوت میں کوئی اس کا مقابل اور شریک نہیں۔ اَلْقَائِمُ' ہمیشہ قائم رہنے والا۔ اَلدَّائِمُ' برقرار۔ اَلْحَافِظُ' بچانے والا۔ اَلْوَکِیْلُ' کارساز یعنی جس کی طرف دوسرے اپنا کام سپرد کر دیں وہی بندوں کا کام بنانے والا ہے۔ اَلْفَاطِرُ' پیدا کرنے والا۔ اَلسَّامِعُ' سننے والا۔ اَلْمُعْطِی' عطا کرنے والا۔ اَلْمُحْیِی' زندگی دینے والا۔ اَلْمُمِیْتُ' موت دینے والا۔ اَلْمَانِعُ' روک دینے

ظاہر و باطن پر مطلع اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو علیم کہتے ہیں۔ اَلْمُبِیْنُ' حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ اَلْبُرْهَانُ' دلیل۔ اَلرَّؤُفُ' بڑا ہی مہربان' جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ اَلرَّحِیْمُ' بے حد مہربان۔ اَلْمُبْدِئُ' پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ اَلْمُعِیْدُ' دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اُسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے

میں مختارِ مطلق۔ اَلْحَقُّ ثابت اور برحق۔ اس کی خدائی اور شہنشائی حق ہے اور حقیقی ہے۔ اس کے سوا سب غیر حقیقی اور ہیچ ہے۔ اَلسَّلَامُ ' آفتوں اور عیبوں سے سالم اور سلامتی کا عطا کرنے والا۔ اَلْمُؤْمِنُ ' مخلوق کو آفتوں سے امن دینے والا اور امن کے سامان پیدا کرنے والا۔ اَلْمُهَيْمِنُ ' ہر چیز کا نگہبان۔ اَلْعَزِيْزُ ' عزت والا اور غلبہ والا۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس پر غلبہ پا سکتا ہے۔ اَلْجَبَّارُ ' جبر اور قہر والا۔ ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا اور بگڑے ہوئے کا درست کرنے والا۔ اَلْمُتَكَبِّرُ ' انتہائی بلند اور برتر' جس کے سامنے سب حقیر ہیں۔ اَلرَّحْمٰنُ ' نہایت رحم والا۔ اَلرَّحِيْمُ ' بڑا مہربان۔ اَللَّطِيْفُ ' باریک بین یعنی ایسی خفی اور باریک چیزوں کا ادراک کرنے والا جہاں نگاہیں نہیں پہنچ سکتیں۔ بڑا لطف و کرم کرنے والا بھی ہے۔ اَلْخَبِيْرُ ' بڑا آگاہ اور باخبر ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز موجود ہو اور اللہ کو اس کی خبر نہ ہو۔ اَلسَّمِيْعُ ' سب کچھ سننے والا۔ اَلْبَصِيْرُ ' سب کچھ دیکھنے والا۔ اَلْعَلِيْمُ ' بہت جاننے والا۔ جس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہو سکتی۔ اس کا علم تمام کائنات کے ظاہر اور باطن کو محیط ہے۔ اَلْعَظِيْمُ ' بہت عظمت والا۔ اَلْبَارُّ ' بڑا اچھا سلوک کرنے والا۔ اَلْمُتَعَالُ ' بہت بلند۔ اَلْجَلِيْلُ ' بزرگ قدر۔ اَلْجَمِيْلُ ' بہت جمال والا۔ اَلْحَيُّ ' بذاتِ خود زندہ اور قائم بالذات جس کی ذات قائم ہو' جس کی حیات کو کبھی زوال نہیں۔ اَلْقَيُّوْمُ ' کائناتِ عالم کی ذات و صفات کا قائم رکھنے والا اور تھامنے والا۔ اَلْقَادِرُ ' قدرت والا۔ اسے اپنے کام میں کسی آلہ کی بھی ضرورت نہیں اور وہ عجز اور لاچارگی سے پاک اور منزہ ہے۔ اَلْقَاهِرُ ' غلبہ والا۔ اَلْعَلِيُّ ' بہت بلند و برتر کہ اس سے اوپر کسی کا مرتبہ نہیں۔ اَلْحَكِيْمُ ' بڑی حکمتوں والا۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر چیز کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ اَلْقَرِيْبُ ' بہت قریب۔ اَلْمُجِيْبُ ' دعاؤں کا قبول کرنے والا اور بندوں کی پکار کا جواب دینے والا۔ اَلْغَنِيُّ ' بڑا بے نیاز اور بے پرواہ۔ اسے کسی کی حاجت نہیں اور کوئی بھی اُس سے مستغنی نہیں۔ اَلْوَهَّابُ ' بغیر غرض کے اور بغیر عوض کے خوب دینے والا۔ بندہ بھی کچھ بخشش کرتا ہے مگر اس کی بخشش ناقص اور ناتمام ہے کیونکہ بندہ کسی کو کچھ روپیہ پیسہ دے سکتا ہے مگر صحت اور عافیت نہیں دے سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش میں سب کچھ ہی داخل ہے۔ اَلْوَدُوْدُ ' بڑا محبت کرنے والا۔ یعنی بندوں کی خوب رعایت کرنے والا اور ان پر خوب انعام کرنے والا۔ اَلشَّكُوْرُ ' بہت قدردان۔ اَلْمَاجِدُ ' بڑی بزرگی والا' بزرگ مطلق۔ اَلْوَاجِدُ ' غنی اور بے پرواہ کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں یا یہ معنی کہ اپنی مراد کو پانے والا' جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ اَلْوَالِيُ ' کارساز اور مالک اور تمام کاموں کا متولی اور منتظم۔ اَلرَّاشِدُ ' راہ راست پر لانے والا۔ اَلْعَفُوُّ ' بہت معاف کرنے والا۔ اَلْغَفُوْرُ ' بہت بخشنے والا۔ اَلْحَلِيْمُ ' بڑا ہی بردبار۔ اسی لیے علانیہ نافرمانی بھی اس کو مجرمین کی فوری سزا پر آمادہ نہیں کرتی اور گناہوں کی وجہ سے وہ رزق بھی نہیں روکتا۔ اَلْكَرِيْمُ ' بہت مہربان۔ اَلتَّوَّابُ ' توبہ قبول کرنے والا۔ اَلرَّبُّ ' پروردگار۔ اَلْمَجِيْدُ ' بڑا بزرگ۔ وہ اپنی ذات اور صفات اور افعال میں بزرگ ہے۔ اَلْوَلِيُّ ' مددگار اور دوست رکھنے والا یعنی اہل ایمان کا محب اور ناصر۔ اَلشَّهِيْدُ ' حاضر و ناظر اور ظاہر و باطن پر مطلع

Presented by www.ziaraat.com

اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو علیم کہتے ہیں۔ اَلْمُبِیْنُ' حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ اَلْبُرْهَانُ' دلیل۔ اَلرَّؤُفُ' بڑا ہی مہربان' جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ اَلرَّحِیْمُ' بے حد مہربان۔ اَلْمُبْدِئُ' پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ اَلْمُعِیْدُ' دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اُسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے گا۔ اَلْبَاعِثُ' مُردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اُٹھانے والا اور سوتے ہوؤں کو جگانے والا۔ اَلْوَارِثُ' تمام موجودات کے فنا ہو جانے کے بعد موجود رہنے والا۔ سب کا وارث اور مالک جب سارا عالم فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا تو وہ خود ہی فرمائے گا ﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ ''آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟'' اور خود ہی جواب دے گا۔ ﴿لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ ''ایک قہار اللہ کی''۔ اَلْقَوِیُّ' بہت زور آور۔ اَلشَّدِیْدُ' سخت۔ اَلضَّارُّ' اَلنَّافِعُ' ضرر پہنچانے والا۔ نفع پہنچانے والا یعنی نفع اور ضرر سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ خیر اور شر اور نفع و ضرر سب اس کی طرف سے ہے۔ اَلْبَاقِیْ' ہمیشہ باقی رہنے والا۔ یعنی دائم الوجود جس کو کبھی فنا نہیں اور اس کے وجود کی کوئی انتہاء نہیں۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ ماضی کے اعتبار سے وہ قدیم ہے اور مستقبل کے لحاظ سے وہ باقی ہے۔ ورنہ اس کی ذات کے لحاظ سے وہاں نہ ماضی ہے اور نہ مستقبل ہے اور وہ بذاتِ خود باقی ہے۔ اَلْوَاقِیْ' بچانے والا۔ اَلْخَافِضُ' اَلرَّافِعُ' پست کرنے والا اور بلند کرنے والا۔ وہ جس کو چاہے پست کرے اور جس کو چاہے بلند کرے۔ اَلْقَابِضُ' تنگی کرنے والا۔ اَلْبَاسِطُ' فراخی کرنے والا۔ یعنی حسی اور معنوی رزق کی تنگی اور فراخی سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ کسی پر رزق کو فراخ کیا اور کسی پر تنگ کیا۔ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ' عزت دینے والا اور ذلت دینے والا۔ وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اَلْمُقْسِطُ' عدل و انصاف قائم کرنے والا۔ اَلرَّزَّاقُ' بہت بڑا روزی دینے والا اور روزی کا پیدا کرنے والا۔ رزق اور مرزوق سب اسی کی مخلوق ہے۔ ذُو الْقُوَّةِ' قوت والا۔ اَلْمَتِیْنُ' شدید قوت والا جس میں ضعف' اضمحلال اور کمزوری کا امکان نہیں اور اس کی قوت میں کوئی اس کا مقابل اور شریک نہیں۔ اَلْقَائِمُ' ہمیشہ قائم رہنے والا۔ اَلدَّائِمُ' برقرار۔ اَلْحَافِظُ' بچانے والا۔ اَلْوَکِیْلُ' کارساز یعنی جس کی طرف دوسرے اپنا کام سپرد کر دیں وہی بندوں کا کام بنانے والا ہے۔ اَلْفَاطِرُ' پیدا کرنے والا۔ اَلسَّامِعُ' سننے والا۔ اَلْمُعْطِیْ' عطا کرنے والا۔ اَلْمُحْیِیْ' زندگی دینے والا۔ اَلْمُمِیْتُ' موت دینے والا۔ اَلْمَانِعُ' روک دینے والا اور باز رکھنے والا۔ جس چیز کو وہ روک لے کوئی اس کو دے نہیں سکتا۔ اَلْجَامِعُ' سب لوگوں کو جمع کرنے والا یعنی قیامت کے دن اور مرکب اشیاء میں تمام متفرق چیزوں کو جمع کرنے والا۔ اَلْهَادِیْ' سیدھی راہ دکھانے اور بتانے والا کہ یہ راہ سعادت ہے اور یہ راہ شقاوت ہے اور سیدھی راہ پر چلانے والا بھی ہے۔ اَلْکَافِیْ' کفایت کرنے والا۔ اَلْاَبَدُ' ہمیشہ برقرار۔ اَلْعَالِمُ' جاننے والا۔ اَلصَّادِقُ' سچا۔ اَلنُّوْرُ' وہ بذاتِ خود ظاہر اور روشن ہے اور دوسروں کو ظاہر اور روشن کرنے والا ہے۔ نور اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو خود ظاہر ہو اور دوسرے کو ظاہر کرتا ہو۔ آسمان و زمین سب ظلمتِ عدم میں چھپے ہوئے تھے۔ اللہ نے ان کو عدم کی ظلمت سے نکال کر نورِ وجود عطا کیا۔ جس سے سب ظاہر ہو گئے۔ اس

Presented by www.ziaraat.com

لیے وہ ''نور السموٰت والارض'' یعنی ''آسمان وزمین کا نور'' ہے۔ اَلْمُنِیْرُ' روشن کرنے والا۔ اَلتَّامُّ' ہر کام کو پورا کرنے والا۔ اَلْقَدِیْمُ' ازلی۔ اَلْوِتْرُ' یکتا (طاق' اکیلا) اَلْاَحَدُ' ذات وصفات میں یکتا اور یگانہ۔ یعنی بے مثال اور بے نظیر۔ اَلصَّمَدُ' جو کسی کا محتاج نہیں۔ ہر ایک اس کا محتاج ہے۔ اَلَّذِیْ لَمْ یَلِدْ' جس کی اولاد نہیں۔ وَ لَمْ یُوْلَدْ' اور جو کسی کی اولاد نہیں۔ وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ' اور کوئی اُس کا ہمسر نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ حقیقی معنی میں اللہ پاک کا نام یعنی اسم ذات صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے ''اللہ'' البتہ اس کے صفاتی نام سینکڑوں ہیں جو قرآن مجید اور احادیث میں وارد ہوئے ہیں انہی کو اسماء حسنیٰ کہا گیا ہے۔ شارحین حدیث اور علماء کا اس پر قریب قریب اتفاق ہے کہ اسماء الٰہیہ صرف ننانوے میں مخصوص نہیں ہیں اور یہ ان کی پوری تعداد نہیں کیونکہ تتبع اور تلاش کے بعد احادیث میں اس سے بہت زیادہ تعداد مل جاتی ہے اس لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب اور مدعا صرف یہ ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کو یاد کرے گا اور ان کی نگہداشت کرے گا وہ جنت میں جائے گا یعنی صرف ننانوے ناموں کا احصاء کر لینے پر بندہ اس بشارت کا مستحق ہو جائے گا۔ حدیث پاک کے جملہ ''من احصاها دخل الجنة'' کی تشریح میں علماء اور شارحین نے مختلف باتیں لکھی ہیں ایک مطلب اس کا یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ان اسماء الٰہیہ کے مطالب سمجھ کر اور ان کی معرفت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر یقین کرے گا جن کے یہ اسماء صفوات ہیں وہ جنت میں جائے گا۔ دوسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ان اسماء حسنیٰ کے تقاضوں پر عمل کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ تیسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ننانوے ناموں سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا اور ان کے ذریعہ سے اس سے دعا کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ امام بخاری نے ''من احصاها'' کی تشریح ''من حفظها'' (جس نے ان کو یاد کیا) سے کی ہے بلکہ اس حدیث کی بعض روایات میں ''من حفظها'' کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں اس لئے اس تشریح کو ترجیح دی گئی ہے۔

۱۱: بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

باب: والد اور مظلوم کی دُعا

۳۸۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بَكْرٍ السَّهْمِیُّ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِیِّ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ یُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَالِدِهٖ.

۳۸۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں قبول ہوتی ہیں' ان میں کچھ شک نہیں۔ (۱) مظلوم کی دعا' (۲) مسافر کی دعا اور (۳) والد کی دعا اولاد کے حق میں۔

۳۸۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْنَا حُبَابَةُ ابْنَةُ عَجْلَانَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ حَفْصٍ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ

۳۸۶۳: حضرت امّ حکیم بنت وداع خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

Presented by www.ziaraat.com